Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade–'A'
(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)

H.O.D.
PG Deptt of Urdu

Email:
lscollegeprincipal@gmail.com

Ref. No.:..........

Date : 11.05.2020

B.A (Part-II) Urdu Hons

Paper – III

Topic – Nazm (Farishtoon Ka geet)

Dr Zarina Rahman
Associate Professor
Deptt of Urdu, L.S. College. Muzaffarpur

Contact No – 933494O186

Contact day and time

Tue, Thus – 11 AM to 1 P.M

Zarina Rahman
11.05.2020

س۱ فرشتوں کا گیت

بال جبریل میں لینن کے بعد دوسری نظم فرشتوں کا گیت ہے۔ لینن میں اقبال نے سرمایہ داری سے خدا کی مخلوق جن مصائب میں گرفتار ہے اور مادیت میں قائل و مخلوقات میں جوہر دے قائل ہیں ان پر روشنی ڈالی ہے۔

فرشتوں کا گیت لینن کے بعد کی نظم ہے۔ اور اس نظم میں بھی وہی لہجہ ہے جو لینن میں ملتا ہے۔ فرشتوں کی زبان کم و بیش ظاہر کی جا رہی ہے۔ گرچہ اقبال نے کبھی اس طرح کا بیان نہیں دیا ہے کہ لینن، فرشتوں کا گیت اور فرمان خدا، یہ تینوں نظمیں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ لیکن موضوع کے اعتبار سے یہ نظم کم و بیش شعور مضامین پر مشتمل ہیں۔ اس لئے یہ بھی ممکن ہے کہ ان نظموں کا تسلسل کے ساتھ ایک کر دینا شعوری طور پر ہو اور یہ نظمیں ایک ہی موضوع پر اقبال نے مسلسل کہی ہوں۔

فرشتوں کا گیت پانچ اشعار کی ایک مختصر سی نظم ہے جس میں فرشتے اس بناء پر کہ عقل آزاد ہے اور عشق کو انسان کی زندگی میں وہ مقام حاصل نہیں جو ہونا چاہیئے۔ خالق کائنات یا نقش گر ازل سے یہ کہہ رہے ہیں کہ کائنات ابھی تکمیل کو نہیں پہنچی ہے اور اس طرح نقش تخلیق ابھی تک نا مکمل یا ناتمام ہے۔ ابھی عشق بے مقام ہے۔ چونکہ عشق کو انسانی معاشرہ میں وہ مقام حاصل نہ ہوا جو ہونا چاہیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انسود حقیقیہ اقدار

اور پیشوائے دین خلق خدا کا شکار رہے ہیں اور شکار کرنے کی تاک میں
ہیں ۔ اس لئے دنیا میں آج بھی وہی عالم ہے جو پہلے تھا۔ یعنی وہی باتیں جو
ایام جاہلیت میں تھیں، روشنی اور ترقی کے زمانے میں بھی ہیں۔ امیر
مست ہیں کہ انہیں اپنے فرائض کی فکر ہی نہیں۔ اور مفلس و قلاش
اپنی بدحالی میں آپ گم ہیں انہیں اپنی بگڑی بنانے کی سدھ بدھ نہیں۔
نتیجہ یہ ہے کہ انسانی سماج دو حصوں میں بٹ گیا ہے ۔ ایک جماعت ڈاکوؤں
کی ہے جو محلوں میں زندگی گزارتی ہے ۔ دوسری جماعت عوام کی ہے جو گلیوں
میں ماری پھرتی ہے ۔ واقفیت، تہذیب، علم اور فن ساری دنیا لالچ
طمع کے پھندے میں پھنس گئی ہے لوگ اپنی صلاحیتوں اور واقفیتوں
سے اپنی ہوس کی تسکین کرنے کا کام کرتے ہیں ۔ اور دین خدا کو
پانے کی بجائے دنیاداری کا ذریعہ بن گیا ہے۔ یہ ساری باتیں اسی چیز
کو ثابت کرتی ہیں کہ محبت کا جذبہ جو ایک انسان کے دل میں دوسرے
انسان کی بھلائی کی خواہش اور دکھ درد مٹانے کی تڑپ پیدا کرتا
~~[illegible]~~ تھا۔ یہ جذبہ ان گرہوں کو کھول سکتا ~~ہے~~ تھا جو انسان کی
مصیبتوں کا سبب ہیں ۔ لیکن محبت کا فیض عام نہ ہو سکا
اور انسان انسان میں محبت کا جذبہ قائم نہ ہونے سے ایک انسان
دوسرے کے دکھ درد دوسرے کا شریک نہیں ہے ۔ زندگی ایک
بڑی نعمت ہے اور زندگی کا جوہر، اس کی خوبی، عشق ہے .
اور عشق کا جوہر خودی کی شناسائی اور خودنگری ہے ۔

مگر افسوس یہ کہ خودی کی یہ تیز تلوار ابھی تک میان سے اندر پڑی ہے۔ انسان کی بہت بڑی اکثریت اپنے اوپر اعتماد نہیں رکھتی۔ صلاحیتوں سے کام نہیں لیتی اور کچھ لوگ خودغرض اور لالچی لوگ جنکی تعداد ڈھیروں ہے جو ڈھیروں کو بے ضرورت سمیٹ کر دولت جمع کرنے کے لئے محفوظ رکھتے ہیں وہ عام انسانوں کو فکر فاقہ، ذلت، اور مصیبت کا شکار بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔

— x —